حافظ محمد یوسف (ہزارہ)

اُف، آفتاب زیرِ زمیں ہو گیا ہے آج

باطل پہ آج خوف سا طاری نہیں رہا
بولا کوئی مجاہد باری نہیں رہا
کیا حکم عرش فرش پہ جاری نہیں رہا
دنیا میں آج شاہ بخاری نہیں رہا
محبوب بزم گوشہ نشیں ہو گیا ہے آج
اُف آفتاب زیر زمیں ہو گیا ہے آج

درویش تجھ سا کوئی تہہ آسماں نہ تھا
تجھ سا بلا مبالغہ قرآن خواں نہیں
ایسی ادا نہیں ہے کسی کی زباں نہیں
واعظ تو بیشمار ہیں جادو بیاں نہیں
خوش دل تھے خوش مزاج تھے اور خوش خصال تھے
اسلاف کی مثال تھے خود بے مثال تھے

اے دلبر فصیح وبلیغ و حسین آ
نانا کے دین پاک کے وارث امین آ
آنکھوں کے نور دل کے سرور و مکین آ
تجھ کو تلاش کرتے ہیں اہلِ زمین آ
چرچا ترے فیوض کا ہے ہند و پاک میں
تو کس خیال سے شہا سویا ہے خاک میں

جنگل میں کوہسار میں تیری تلاش ہے
گلشن میں سبزہ زار میں تیری تلاش ہے
ندی میں آبشار میں تیری تلاش ہے
بستی میں رہگذار میں تیری تلاش ہے
اے نور چشم، چشم کے تم رُوبرو رہو
اس بزم کے چراغ رہو، گل کی بُو رہو

اے حضرت امیر شریعت بتایئے
اے رازدار سر حقیقت بتایئے
اے آشنائے راہِ طریقت بتایئے
اے پیشوائے اہل بصیرت بتایئے
تیرے بغیر، قوم کو آکر جگائے کون
اعلائے حق کے واسطے سب کچھ لٹائے کون

پاکیزہ بچپن اور جوانی بھی طے ہوئی
حق گوئی اور فیض رسانی بھی طے ہوئی
سیلاب غم کی تیز روانی بھی طے ہوئی
آخر بغیر منزل فانی بھی طے ہوئی
اب اس جہاں کی منزلیں آساں خدا کرے
جنت مقام صدقۂ خیرالوریٰ کرے

اے بے شعور قوم کے معمار الوداع
اے شاہ اور شاہ کے کردار الوداع
اخلاق عالیشان کے معمار الوداع
عالی وقار قائدِ احرار الوداع
اے جانے والی ہستیٔ ممتاز السلام
اے حق کی گونجتی ہوئی آواز السلام